مجمع الفقہ الاسلامی۔تعارف وتشکیل اور منہج اجتہاد

ڈاکٹر محمد عبداللہ *

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے رب العلمین، کتاب ہدایت قرآن حکیم کے لئے ذکر للعلمین اور نبی آخرالزمانؐ کے لیے رحمۃ للعلمین جیسے پراثر اور بامعنی الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ان الفاظ کا تقاضا ہے کہ رب ذوالجلال جو دین وشریعت عطا کرے وہ زمان ومکان کی حد بندیوں سے ماورا ہو۔ پھر یہ دین اس قدر کامل ہو کہ زمان ومکان کی وسعتوں کے باوجود انسانی حیات کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرے صرف یہی نہیں بلکہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا بھی یہ تقاضا ہے کہ قیامت تک کے لئے انسانی تمدن کو پیش آمدہ مسائل کا حل اس میں موجود ہو۔

زمانہ کی تیز رفتار ترقیوں کے ساتھ حالات وقت کے پیمانے سمٹ گئے ہیں۔دنیا اب اس قدر سمٹ گئی ہے کہ اس پر عالمی گاؤں (Global Village) کا اطلاق ہونے لگا ہے۔ان حالات میں شریعت اسلامیہ میں اس قدر وسعت اور گنجائش موجود ہے کہ وہ ہر قسم کے بدلتے ہوئے حالات میں انسانی تمدن کا ساتھ دے۔اگر حیات انسانی کی یہ ضروریات شریعت اسلامیہ پوری نہیں کرتی تو نہ اسے عالمگیر شریعت کہا جا سکتا ہے اور نہ مکمل ضابطہ حیات۔

شریعتِ اسلامیہ میں اجتہاد ہی اسلامی قانون کا اہم ماخذ ہے جو بدلتے ہوئے حالات اور وسعت پذیر معاشرے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔اجتہاد عبارت ہے اس کوشش سے جو غیر منصوص مسائل میں شرعی احکام معلوم کرنے کے لیے کی جائے۔اجتہاد انفرادی بھی ہو سکتا ہے اور اجتماعی بھی ہر دو کی بنیادیں قرآن وسنت میں موجود ہیں تفصیلات کا یہاں موقع نہیں، تاہم اتنا ضرور ہے کہ صدرِ اسلام میں اجتہاد کا دائرہ کار بالعموم انفرادی سطح تک محدود رہا اس وقت امت مسلمہ کا جو فقہی سرمایہ ہے وہ زیادہ تر اسی کوشش کا نتیجہ ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے اس دور کا فقیہ ومجتہد علوم نقلیہ وعقلیہ میں مہارت رکھتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ پیش آمدہ مسائل پر اس کی تعبیرات اسلامی معاشرے میں قبول عام حاصل کرتی تھیں۔مگر آج

---

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

جہاں ایک طرف دنیاروز افزوں ترقی کی بدولت سمٹ گئی ہے وہاں دوسری طرف علوم وفنون اور مسائل میں حیرت انگریز طور پر وسعت آ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے عالم وفقیہ کو کئی چیلنج درپیش ہیں۔ وہ تن تنہا انسانی معاشرے کے روز افزوں مسائل سے نبرد آزما نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ حالات و تمدن کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے اجتہاد کو اجتماعیت کا رخ دے۔

یقیناً ملت اسلامیہ کے اربابِ علم ودانش عصر حاضر کے اس تقاضے سے ہرگز غافل نہیں ہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بیسوی صدی عیسوی کے ربع آخر میں ایسے ادارے، مجالس اور فقہی مجالس وجود میں آئیں جنہوں نے اجتہاد کو انفرادی سطح سے اٹھا کر اجتماعی سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔ اجتماعی اجتہاد کا مطلب انفرادی کوششوں کی نفی ہرگز نہیں بلکہ اجتہاد کے کردار کو موثر بنانا ہے چنانچہ اجتماعی اجتہاد کے ان اداروں میں ملت اسلامیہ کے علماء، فقہاء اور ماہرین ومتخصصین بھرپور طریقے سے، اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

اجتماعی اجتہاد کے یہ ادارے بین الاقوامی سطح پر بھی کام کررہے جیسے تنظیم اسلامی کانفرنس کا ادارہ مجمع الفقه الاسلامی الدولی (جدۃ) اور المجمع الفقهی (مكة المكرمہ) اور ملکی اور قومی سطح پر بھی کام کر رہے ہیں جیسے مجمع البحوث الاسلامیہ (قاہرہ) مجلس العلماء، (مراکش) وغیرہ بلکہ بعض ادارے علاقائی سطح پر بھی کام کر رہے ہیں جیسے امارت شرعیہ، بہار (انڈیا) اسی طرح یہ ادارے حکومتی سطح پر بھی قائم ہیں جیسے سعودی عرب میں هيئة كبار العلماء (ریاض)، پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل اور سرکاری سرپرستی کے بغیر آزادانہ بھی کام کررہے ہیں جیسے ہندوستان میں مجمع الفقه الاسلامی (اسلامی فقہ اکیڈمی) اور مجلس تحقیقات شرعیہ (لکھنوء) وغیرہ۔ صرف اسلامی ممالک ہی میں نہیں بلکہ امریکہ اور مغربی ممالک میں بھی یہ مجالس قائم ہیں جیسے اسلامی یورپی کونسل برائے افتاء، شمالی امریکی فقہ کونسل وغیرہ صرف اسی پر ہی بس نہیں بلکہ مخصوص شعبوں کے لیے بھی مستقل ادارے موجود ہیں جیسے مالیاتی، اقتصادی اور شرعی رہنمائی کے لئے اسلامی بینکوں کی نگرانی کا اعلیٰ شرعی ادارہ۔ اجتماعی اجتہاد کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مذکورہ ادارے ملت اسلامیہ، ملک وقوم کی انفرادی واجتماعی سطح پر شرعی فقہی اور عصری مسائل

میں رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ہمارے پیش نظر ان صفحات میں بین الاقوامی سطح پر اجتماعی اجتہاد کے معاصر اداروں میں سے سب سے موثر اور تنظیم اسلامی کانفرنس کے ماتحت کام کرنے والے ادارے مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جدہ کا تعارف و جائزہ پیش کرنا ہے۔اس کے اسلوب اور تشکیل، رفتار کار اور منہج اجتہاد کا جائزہ ذیل کے عنوانات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ تاسیس وتشکیل۔

۲۔ علمی وعملی سرگرمیوں کا عمومی جائزہ۔

۳۔ اسلوب کار اور منہج اجتہاد۔

۴۔ تجاویز وسفارشات۔

مجمع الفقہ الاسلامی۔تاسیس وتشکیل:

مجمع الفقہ الاسلامی کی تاسیس وتشکیل اسلامی سربرای کانفرنس(O.I.C) کے متعدد اجلاسوں میں ہوئی۔اسلامی سربراہی کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ۲۵۔ ۲۸ جنوری ۱۹۸۱ء بمقام مکۃ المکرّمہ (سعودی عرب) میں طے پایا کہ ایک ایسی کونسل تشکیل دی جائے جس کے ممبران علماء، فقہاء اور محققین نیز مختلف شعبہ جات مثلاً ثقافت، سائنس اور اقتصادیات کے ماہرین ہوں۔ان ماہرین کا انتخاب تمام اسلامی ممالک سے کیا جائے تا کہ وہ عصری تقاضوں کا ادراک کرتے ہوئے موجودہ ارتقاء پزیر معاشرہ وتمدن کی مشکلات ومسائل پرغور وفکر اور مطالعہ کرے۔جس سے نتیجے میں ایسا اجتماعی اجتہاد وجود میں آئے جس میں نہ صرف اسلامی ثقافت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ ہو بلکہ ممکنہ حد تک اتفاق بھی ہو۔

سرزمین حرم، مکۃ المکرّمہ سے اٹھنے والی اس آواز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تمام تر قانونی اور تنقیدی کوششیں شروع ہوگئیں تا کہ ملت اسلامیہ کے اس خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جاسکے۔

چنانچہ ۲۶۔ ۲۸ شعبان ۱۴۰۳ھ بمطابق سن عیسوی ۷۔ ۹ جون ۱۹۸۳ مکۃ المکرّمہ میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے ہاتھوں ادارہ مجمع الفقہ الاسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا۔جدہ

اس کا صدر دفتر قرار پایا۔

مجمع کے دو بنیادی مقاصد یہ قرار پائے:

ا۔ احکام شرع کے مطابق اتحاد پیدا کرنا جو نظریاتی و علمی دونوں میدانوں میں نیز شخص، اجتماعی اور عالمی سطح پر ہو۔

ب۔ امت مسلمہ کو اسلامی عقائد سے جوڑنا اور جدید مسائل پر غور اجتہاد کر کے ان کا شرعی حل پیش کرنا۔

مجمع کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶۔۲۹ صفر ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۔۲۲ نومبر ۱۹۸۴ء بمقام مکۃ المکرمہ میں مجمع کے نظم، اصول وضوابط اور اسلوب کار وضع کیا گیا اس موقع پر تین اہم فیصلے کیئے گئے:

ا مجمع کی مجلس شوری (مجلس المجمع) کا انتخاب۔

ب مجمع کے لیے لائبریری (مکتب المجمع) کا قیام۔

ج تین بنیادی شعبوں کا تعین:

شعبہ منصوبہ بندی (Planing)

شعبہ دراسات والبحوث (Studies & Discussion)

شعبہ فتاویٰ

اس طرح اسلامی سربراہی کانفرنس کے ذیلی ادارے کی حیثیت سے مجمع الفقہ الاسلامی نے حقیقت کا روپ دھار لیا۔ تمام اسلامی ممالک کے جدید مسائل کے حل کو اپنا ہدف قرار دیا۔ چنانچہ مجمع کے شعبہ منصوبہ بندی نے ۲۲۔۲۵ شعبان ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۲۔۱۵ مئی ۱۹۸۵ء میں اب تک موصول ہونے والے استفسارات اور آراء پر بحث ومباحثہ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ابتدائی شکل میں انہیں ترتیب دے کر ممبران مجمع کو مزید غور وفکر کے لیے بھجوا دیا گیا۔(۱)

مجمع الفقہ الاسلامی۔ ہیئت ترکیبی، اراکین وماہرین:

مجمع الفقہ الاسلامی میں تنظیم اسلامی کانفرنس کے تمام رکن ممالک کو نمائندگی دی گئی ہے علاوہ ازیں ہر ملک سے فقہ اور دینی علوم کے ماہرین مجمع کی دعوت پر خصوصی طور پر بھی اجلاسوں میں

شریک ہوتے ہیں۔ مجمع کے ممبران دو قسم کے ہیں:

۱۔ الاعضاء المنتدبون (حکومتوں کے نامزد ارکان)

۲۔ الاعضاء المعینون (مجمع کے منتخب ارکان)

اول الذکر قسم کو متعلقہ حکومتیں ہی نامزد کرتی ہیں ان کی تعداد ۵۲ کے قریب ہے۔ جبکہ ثانی الذکر جس میں عالم اسلام کے جید علماء وفقہاء اور مختلف علوم وفنون کے ماہرین ہوتے ہیں ان کا انتخاب مجمع کے تاسیسی ارکان کرتے ہیں علاوہ ازیں اسلامی ممالک کی جامعات، تحقیقی اور فقہی اداروں کے محققین اور مختلف شعبوں کے متخصصین بھی مجمع میں شامل ہوتے ہیں۔

مجمع الفقہ الاسلامی۔ علمی وعملی سرگرمیوں کا عمومی جائزہ:

(الف) موضوعات جن پر اب تک مجمع نے کام کیا ہے۔

مجمع کی تاسیس سے لے کر اب تک ۱۱۴ اجلاس ہوئے ان اجلاسوں میں مندرجہ ذیل امور زیر بحث آئے:

۱۔ خالصتاً دینی اور شرعی موضوعات:

استحسان

مصالح مرسلہ

قادیانیت

بہائیت

قمری مہینوں کے آغاز میں وحدت

ہوائی اور بحری جہاز کے ذریعے حج اور عمرہ کرنے والے کا احرام۔

منیٰ میں قربانیوں کے گوشت کا حکم

ذبیحہ اور اس کے شرعی احکام

فضائی حدود کے احکام

جن علاقوں میں دن رات کا وقت متوازن نہیں رہتا وہاں نماز ادا کرنے کے احکام

حج کے حجاج کی تعداد کی حد بندی کرنا

قتل خطاء میں ملوث ڈرائیوروں کی دیت

ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کے احکام جب کہ وقت کے گزرنے کا اندیشہ ہو

وحدتِ اسلامی

مسئلہ فلسطین

مسئلہ عراق

۲۔ مالیاتی واقتصادی موضوعات:

دورِ جدید کے مالی معاملات

اسلامی مالیاتی امور

معاہدات امن، تجدید معاہدات

کاغذی کرنسی کے احکام

قسطوں پر خرید وفروخت

سٹاک ایکسچینج

سٹاک مارکیٹ کے رجحانات اور اس کا اتار چڑھاؤ

سونے چاندی کے زریعے تجارت کے احکام

مصلحت عامہ کے تحت نجی ملکیت کو قومیانے کا مسئلہ

قرض کی دستاویز اور خدمات کے احکام

انشورنس

گارنٹی (الضمان) کے احکام

موجودہ دور کے مطابق دیت کی مقدار

حقوق طباعت وکمپیوٹر پروگرام کے حقوق

انٹرنیٹ کے ذریعے تجارتی معاہدات

وقف اشیاء میں انوسٹمنٹ

حصہ داری اور شراکت کے احکام

گھر کی تعمیر، خرید وفروخت کے لئے قرضہ لینا

لیزنگ

فلیٹس کی ملکیت کا فقہی تصور

منافع کی شرح کا تعین

واجب وصیتیں

اجرت پر دی گئی زرعی اراضی میں زکوۃ

اجرت پر دی گئی اشیاء پر زکوۃ

قرضوں پر زکوۃ

کمپنی حصص میں زکوۃ

مروجہ سکوں پر زکوۃ

تنخواہوں اور اجرتوں پر زکوۃ

اموال زکواۃ سے استفادہ

زکوۃ میں تملیک اور عدم تملیک

اسلامی بنک کے استفسارات کے جوابات

۳۔ طبی موضوعات:

پوسٹ مارٹم

زندہ یا مردہ انسانوں کے اعضاء سے فائدہ اٹھانا

اعضاء کی پیوندکاری

حدود وقصاص میں کٹے ہوئے اعضاء کی پیوندکاری

تبدیلی جنس کے احکام

کلوننگ

ٹیسٹ ٹیوب بے بی

روزہ توڑنے والی ادویات

اعضاء کی پیوند کاری کے لیے جنین کا استعمال

ایڈز: فقہی پہلو

زائدازضرورت امنوی بیضوں کی بارآوری

اعصابی نظام بافتوں کی پیوند کاری

بلاضرورت مرد طبیب کا عورتوں کی زچگی کرنا

طبی اخلاقیات

۴۔ معاشرتی، عصری تہذیبی (غیر مسلم معاشروں کے حوالے سے) موضوعات:

حقوق انسانی

خاندانی منصوبہ بندی

انسانی ماؤں کے دودھ کا بینک

بچوں اور عمر رسیدہ افراد کے حقوق

خارج از اسلام فرقوں کی خاتون سے مسلمان مرد کا نکاح

غیر مسلم عورت کے ساتھ مسلمان مرد کا نکاح

اخلاقی مفاسد کے خلاف جدوجہد

دہشت گردی

مجسمہ سازی

اسلامی ممالک میں فکری یلغار

اسلامی معاشرے کے قیام میں عورت کا کردار۔تہران کانفرنس کی قراردادوں کا جائزہ

نیا عالمی نظام

عالمگیریت(Globalization)اوراس کےاثرات

سیمینارزاورکانفرنسز کےموضوعات

مجمع کو بعض فنی موضوعات پر سیمینار اور کانفرنس کے انعقاد کے لیے مندرجہ ذیل اداروں کا اشتراک حاصل رہا ہے۔

۱۔ جدید طبی مسائل۔اسلامی طبی تنظیم کویت کے تعاون سے

۲۔ شرعی قوانین۔وزارت عدل اور اسلامی فقہ کے اداروں کے تعاون سے

۳۔ جدید مالیاتی و اقتصادی مسائل۔اسلامی اقتصادی اور مالیاتی اداروں کے تعاون سے(۳)

مجمع الفقہ الاسلامی کے سالانہ اجلاسوں پر ایک نظر:

مجمع کے سامنے پیش کردہ مسائل کو ایک خاص طریقے اور مختلف مراحل سے گزار کر حل کیا جاتا ہے۔سب سے پہلے علماء کی وساطت سے مسئلہ کے بارے میں فقہی اور شرعی آراء قائم کی جاتی ہیں۔ممبران علماء اپنے تحقیقی مقالات میں موضوع زیر بحث کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اور ہر پہلو کا نہایت باریک بینی سے جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔انفرادی آراء کے بعد آزادانہ بحث وتمحیص اور مناقشہ کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔آخر میں مسئلہ زیر بحث کے بارے میں حتمی رائے قائم کر کے قرارداد کی صورت میں پیش کی جاتی ہے۔اگر موضوع زیر بحث پر مزید غور وفکر کی ضرورت ہو تو آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا جاتا ہے۔

جنوری ۲۰۰۳ تک کے مجمع کے ۱۴ اجلاس ہوئے۔ان اجلاسوں میں زیر بحث لائے گئے موضوعات کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے۔

پہلا اجلاس: تاسیسی و تشکیلی اجلاس منعقدہ ۲۶-۲۹ صفر ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹-۲۲ نومبر ۱۹۸۴ء بمقام مکۃ المکرمہ۔

دوسرا اجلاس: ۱۰-۱۶ ربیع الاخر ۱۴۰۶ھ بمطابق ۲۲-۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء۔ بمقام، جدہ۔(سعودی عرب)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں: قرضوں پر زکوۃ، غیر زرعی اراضی

پر زکواۃ، قادیانیت، انسانی دودھ کے بنک اور معاہدات امن اور تجدید معاہدات۔

تیسرا اجلاس: منعقدہ ۸-۱۳ صفر ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۱-۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء۔ بمقام، عمان۔(اردن)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔ اسلامی بنک کے استفسارات کے جوابات، زکواۃ کے مال میں تملیک، ٹیسٹ ٹیوب بے بی، پوسٹ مارٹم، قمری مہینوں کی ابتدا میں وحدت، ہوائی جہاز اور بحری جہاز سے آنے والے حاور عمرہ کے لیے تشریف لانے والوں کے احرام کا مسئلہ اور عالمی ادارہ فکرِ اسلامی واشنگٹن (امریکہ) کے استفسارات کے جوابات۔

چوتھا اجلاس: منعقدہ ۱۸- ۲۳ جمادی الاخر ۱۴۰۸ھ بمطابق ۶- ۱۱ فروری ۹۸۸ء بمقام، جدہ۔ (سعودی عرب)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔ زندہ یا مردہ انسانوں کے اعضاء سے فائدہ حاصل کرنا، کمپنیوں کے حصص میں زکوۃ، مصلحت عامہ کے لیے ملکیت کا قومیانا، بدل الخلو، فرقہ بہائیہ، اخلاقی مفاسد کے خلاف جدوجہد، وحدت اسلامی کے میدان عمل اور تعلیم کی نجکاری۔

پانچواں اجلاس: منعقدہ ۱-۶ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۰-۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء، بمقام (کویت)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں خاندانی منصوبہ بندی، کرنسی کا اتار چڑھاؤ، معنوی حقوق کا تعین، عرف عام اور اسلامی شرعی احکام کی تطبیق۔

چھٹا اجلاس: منعقدہ ۱۷- ۲۳ شعبان ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۴- ۲۰ مارچ ۱۹۹۰ء بمقام (جدہ۔ سعودی عرب)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات ہیں۔ مکان کی تعمیر اور خرید وفروخت کے لئے قرضہ لینا، قسطوں پر خرید وفروخت، اعضاء کی پیوندکاری، فن مجسمہ سازی، متعدد قتلوں پر متعدد کفاروں کا حکم، جدید آلات مثلاً کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے معاہدات، حداور قصاص میں کٹے ہوئے اعضاء کی پیوندکاری اور سٹاک ایکسچینج۔

ساتواں اجلاس: منعقدہ ۷- ۱۲ ذی العقدہ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۹- ۱۴ مئی ۱۹۹۲ء، بمقام (جدہ۔ سعودی عرب)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں ۔قسطوں پر خرید و فروخت، مالیاتی مارکیٹ ،طبی علاج ،اسلام کی نظر میں ملکی حقوق اور فکری یلغار۔

آٹھواں اجلاس: منعقدہ ۱- ۷ محرم ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۱- ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء بمقام، برونائی ۔ (دارالسلام)مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔قرض پر فروخت، بیع مزایدہ، فقہی اقتصادی اجلاسوں کی قرار دادیں، کریڈٹ کارڈز ،طبیب کی اخلاقیات اور اسلامی مارکیٹ کے لیے شرعی اجراءات وغیرہ۔

نواں اجلاس: منعقدہ ۱-۶ ذی العقدہ ۱۴۱۵ھ بمطابق ۱-۶، اپریل ۱۹۹۵ء بمقام (ابوظہبی ۔متحدہ عرب امارات)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔سد ذرائع ،سونے کی تجارت، روزہ توڑنے والی ادویات ،ایڈز اور مروجہ کرنسی کے احکام وغیرہ۔

دسواں اجلاس: منعقدہ ۲۳- ۲۸ صفر ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۸ جون ۳ جولائی ۱۹۹۷ء بمقام (جدہ ۔ سعودی عرب)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔روزہ توڑنے والی ادویات، بشری ارتقاء (کلوننگ)، ذبیحہ اور اس کے شرعی احکام، اسلامی معاشرے کے قیام میں عورت کا کردار۔تہران کانفرنس کی قراردادوں کا جائزہ۔

گیارہواں اجلاس: منعقدہ ۲۵-۳۰صفر ۱۴۱۹ھ،۱۴-۱۹نومبر ۱۹۹۸ء بمقام (منامہ۔بحرین)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں ۔وقف شدہ اشیاء میں انوسٹمنٹ، اسلامی وحدت (یکجہتی)، نئے مسائل میں فتاویٰ اور فقہی احکام سے استفادہ کا طریقہ، مجمع کے اجلاسوں کی کاروائی اور خلاصہ بحث۔

بارہواں اجلاس: منعقدہ ۲۵-۳۰صفر ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸بمقام (ریاض۔سعودی عرب)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔بچوں اور بوڑھوں کے حقوق، کریڈ کارڈز، لیزنگ، مجمع کے اجلاس کی کاروائی اور خلاصہ بحث۔

تیرہواں اجلاس: منعقدہ ۷-۱۲ شوال ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۲-۲۷ دسمبر ۱۹۹۸ء بمقام (کویت)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔ وقف شدہ اشیاء میں انوسٹمنٹ، حصص میں زکوۃ، مسئلہ فلسطین، اسلام میں انسانی حقوق اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ۔

چودہواں اجلاس: منعقدہ ۸-۱۳ ذی العقد ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۱-۱۷ جنوری ۲۰۰۳ء بمقام (دوحہ۔ قطر)

مذکورہ اجلاس میں زیر بحث موضوعات یہ ہیں۔ حقوق انسانی، نئی کمپنیاں، قابض کمپنیاں اور ان کا شرعی حل، قتل خطا ڈرائیوروں کی ذمہ داری، فلسطین وعراق کے بارے میں مجمع کا بیان، نیا عالمی نظام، عالمگیریت اور اس کے بین الاقوامی اثرات۔ (۴)

مجمع الفقہ الاسلامی۔ خصوصی اجلاس

مذکورہ بالا اجلاسوں کے علاوہ قومی سطح پر مجمع نے مندرجہ ذیل خصوصی اجلاس منعقد کیئے:

۱۔ فقہی طبی اجلاس:

یہ اجلاس مجمع اور منظمة الاسلامیه للعلوم الطبية کویت کے تعاون سے ۱۰-۱۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو کویت میں

منعقد ہوا جس میں مندرجہ موضوعات پر غور وخوض ہوا

دفاع اور اعصابی نظام میں بافتوں کی پیوندکاری

تبدیلی جنس

اعضاء کی پیوندکاری کے لیے جینن کا استعمال

زائد از ضرورت با آور انتڑی بیضے۔

۲۔ مالیاتی ادائے کا سٹاک ایکسچینج پر پہلا اجلاس:

مجمع، اسلامی بینک نیز وزارۃ اوقاف مغرب کے تعاون سے ۲۰-۲۵ نومبر ۱۹۸۹ء کو رباط میں اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل موضوعات زیر غور آئے۔

مالیاتی تقلیدی زرائع

سامان میں اختیارات

اسلامی مالیاتی زرائع

سٹاک مارکیٹ کی تعریف اوران کی ضرورت واہمیت

۳۔ اسلامی بینک کے استفسارات کے جوابات کے لیے اجلاس:

مجمع اور اسلامی بینک کے تعاون سے جدہ میں ۳۔ ۴، دسمبر ۱۹۹۰ کو اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل استفسارات پر غور ہوا۔

۱۔ کیا بینک کے لئے بطور بینک کے یہ جائز ہے کہ حصص لینے والوں کے لئے پہلے سے نفع فیصد کا تعین کردے اور نقصان کی ضمانت دے؟

۲۔ دنیا میں کمرشل ادارے اور کمپنیاں ہوتی ہیں جو بنکوں کے تعاون سے منافع پر کاروبار کرتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

۴۔ علوم شرعیہ میں کمپیوٹر کے استعمال پر اجلاس:

مجمع نے اسلامی بنک کے تعاون سے ۱۱۔ ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء میں جدہ میں اجلاس کیا جس میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ شرعی علوم میں کمپیوٹر کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔

۵۔ مالیاتی ادارے کا دوسرا اجلاس:

مجمع اور اسلامی بنک کے درمیاں بحرین بنک کی شاخ کے تعاون سے ۲۵۔ ۲۷ نومبر ۱۹۹۱ء کو منامہ میں اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل معاملات زیر غور آئے۔

۱۔ حصص

۲۔ اختیارات

۶۔ فقہی اقتصادی اجلاس:

جدہ میں معهد الاسلامی للبحوث والتدريب اسلامی بنک کے تعاون سے تین مختلف اجلاس منعقد ہوئے جس میں مندرجہ ذیل معاملات زیر غور آئے۔

کرنسی کے مسائل، اسلامی بنکوں کی مشکلات، سود پر چلنے والے بنکوں کے حصص میں

شرکت کے احکام

۷۔ مرض ایڈز کے فقہی پہلوؤں کے جائزہ پر اجلاس:

مجمع نے منظمہ الاسلامیہ علـوم الـطبیـہ کویت کے تعاون سے ۶-۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو اجلاس منعقد کیا جس میں ایڈز کے مرض کے فقہی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔

۸۔ اسلام میں بچوں کے حقوق پر اجلاس:

اسلامی کانفرنس کے تعاون سے جدہ میں ۲۸-۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو بچوں کے حقوق سے متعلق اجلاس منعقد ہوا۔

۹۔ انسانی حقوق پر اجلاس:

۲۵-۲۷ مئی ۱۹۹۶ء کو جدہ میں انسانی حقوق پر خصوصی اجلاس ہوا جس کے چار سیشنوں میں مندرجہ ذیل امور زیر غور آئے

انسانی حقوق کا تاریخی جائزہ

انسانی حقوق کا تحلیلی جائزہ

انسانی حقوق کا ارتقائی جائزہ

انسانی حقوق کے حوالے سے موجودہ اور آئندہ مشکلات کا جائزہ

۱۰۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے عمر رسیدہ افراد کے حقوق پر اجلاس:

۱۸-۲۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو کویت میں عمر رسیدہ افراد کے حقوق پر غور وخوض کے لیے خصوصی اجلاس ہوا۔

مجمع الفقہ الاسلامی۔ علمی منصوبے:

مجمع الفقہ الاسلامی اپنے قیام سے تا حال مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔

۱۔ الموسوعہ الفقهية الاقتصادية۔ (فقہی اقتصادی انسائیکلوپیڈیا)

مجمع نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ایک ایسا فقہی انسائیکلوپیڈیا شائع کیا جائے جو قدیم وجدید فقہی نظائر وفیصلوں پر مشتمل ہو نیز اس کو مجمع تحقیقی اور سہل انداز میں ترتیب وار لکھوائے تا کہ استفادہ

آسان ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے مختلف علماء و ماہرین میں موضوعات تقسیم کیئے اور مختلف تحقیق اداروں اور جامعات سے تحقیقی مقالات لکھوا کر یہ کام مکمل کرلیا گیا۔

۲۔ اسلامی تراث کا احیاء

مجمع کے پیش نظر اسلامی اقدار وثقافت کا احیاء ہے جس میں مختلف مصادر پر بنیادی ماخذ کی فراہمی شامل ہے۔ تاکہ متخصصین ،فقہاء واستفادہ کرسکیں۔

۳۔ فقہی قواعد پر جامع کتاب (القواعد الفقهية) مجمع کا ایک علمی کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے ایک ایسی کتاب شائع کی ہے جو حروف ابجد کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔ اور مسلکی ۔ اختلاف سے قطع نظر فقہ کے بنیادی اصول اور قاعدوں کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔

۴۔ مجمع کا مجلّہ :(Journal)

ہر اجلاس کے بعد مجمع ایک سالانہ رسالہ شائع کرتا ہے۔ جو سال بھر کے اجلاس میں زیر بحث لائے گئے موضوعات اور ممبران کی آراء وتحقیقات پر مشتمل ہوتا ہے۔ نیز اس میں مجمع کی ہر اجلاس کی مکمل کاروائی ہوئی اور مجمع کے اجلاس میں منظور ہونے والی قرار دادیں بھی شائع کی جاتی ہے۔

۵۔ مجمع کا مکتبہ :(Library) مجمع کے زیر اہتمام ایک لائبریری بنائی گئی ہے جس میں علماء محققین اور باحثین کے لیے بنیادی مصادر تفاسیر القرآن ،احادیث ،فقہ ،اصول ،تاریخ عقائد ،لغات ، طب واقتصاد پر مشتمل کتابیں جمع کی گئی ہیں تاکہ مجمع کی علمی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

مجمع الفقہ الاسلامی کی دیگر سرگرمیاں:

مجمع کے اپنے سالانہ وخصوصی اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں جس میں ہر فن وشعبہ کے ماہرین و متخصصین ان اجلاسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوری دنیا میں جہاں کوئی اسلامی ادارہ، تنظیم ،کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد ہوتا ہے اس میں بھی مجمع کی بھرپور شرکت ہوتی ہے۔
شعبہ تالیف وتحقیق میں مجمع کو ان اداروں کا خصوصی تعاون رہا ہے۔

۱۔ جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ ، ریاض ، سعودی

عرب

۲۔ جامعہ ام القریٰ۔ مکة المکرمة، سعودی عرب

۳۔ المنظمة الاسلامیہ للعلوم الطبیہ، کویت۔

مجمع کے کچھ ممبران ایسے بھی ہیں جو مختلف جامعات، اداروں اور کمپنیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجمع مختلف شعبوں میں ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

۱۔ ایسکو (ESECO) مغرب (اردن)۔

۲۔ رابطہ عالم اسلامی کی تابع شاخ مکة المکرمہ۔

۳۔ ''مئوسسة آل البت'' اردن

۴۔ مجمع بحوث الاسلامیہ۔ ازھر شریف۔ مصر۔

جن اسلامی اقتصادی مراکز سے مجمع کا مستقل رابطہ ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ بیت التمویل الکویتی۔ کویت۔

۲۔ ابحاث الاقتصادی اسلامی۔ الملک عبدالعزیز یونیورسٹی

۳۔ المعہد الاسلامی للبحوث والتدریب۔

۴۔ نبک البحرین الاسلامی۔

۵۔ بنک فیصل الاسلامی۔ بحرین۔

اسلامی اداروں اور یونیورسٹیوں سے تعاون:

مختلف یونیورسٹیوں اور اداروں کی علمی اور افرادی قوت سے استفادہ کے لیئے مجمع ان سے بھرپور تعلق رکھتا ہے، اس میں جہاں مجمع کو میسر شدہ افراد و علوم تک رسائی حاصل ہوتی ہے وہاں ان اداروں کو بھی مختلف پیش آنیوالے شرعی احکام حل کرنے اور مختلف بین الاقوامی سطح پر مسائل کو سامنے لانے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ادارے اس تعاون میں پیش پیش ہیں۔

۱۔ اسلامی ممالک میں قائم وزارت اوقاف۔

۲۔ اسلامی بینک، جدة۔

۳۔ رابطہ عالم اسلامی۔مکۃ المکرمۃ

۴۔ منظمۃ الاسلامیہ للعلوم الطبیہ ،کویت۔

۵۔ موسستۃ اقراء الخیریہ۔جدہ۔

۶۔ موسستۃ آل البیت۔اردن

۷۔ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ۔ریاض۔

۸۔ جامعہ ام القریٰ۔مکۃ المکرمۃ

۹۔ المعہد العالمی لابحاث الاقتصادی الاسلامی جامعۃ الملک عبدالعزیز۔جدہ

۱۰۔ المعہد العالمی للفکر الاسلامی (IIT) واشنگٹن،امریکہ۔

۱۱۔ مجمع الفقہ الاسلامی۔ہندوستان۔

مجمع کی مطبوعات:

(ا) مجلۃ: ہر اجلاس کے بعد مجمع اپنا رسالہ جاری کرتا ہے۔اب تک 33 جلدوں میں گیارہ رسالے شائع ہو چکے ہیں

(ب) قراردادیں (قرارات وتوصیات): عربی زبان میں ایک کتاب جس میں 13 اجلاسوں کی روداد ہے۔

فارسی زبان میں ایک کتاب جس میں آٹھ اجلاسوں کی روداد ہے۔

ترکی زبان میں ایک کتاب جس میں آٹھ اجلاسوں کی روداد ہے۔

فرانسیسی زبان میں ایک کتاب جس میں پانچ اجلاسوں کی روداد ہے۔

انگریزی زبان میں ایک کتاب جس میں پانچ اجلاسوں کی روداد ہے۔

اردو زبان میں ایک کتاب جس میں نو اجلاسوں کی روداد ہے۔ (۵)

مجمع الفقہ الاسلامی۔اسلوبِ کار اور منہج اجتہاد:

مجمع نے اپنے قیام وتاسیس سے تاحال جنوری ۲۰۰۳ء تک ۱۴ اجلاس مختلف اسلامی ممالک میں منعقد کیے ہیں۔پہلے اجلاس کو چھوڑ کر جو کہ تاسیسی وتشکیلی تھا بقیہ ۱۳ علمی اجلاسوں میں ۱۰۳ مختلف

فقہی، شرعی، عصری وتہذیبی موضوعات مسائل زیرغور آئے اوران اہم مسائل پر محققین ومتخصصین نے بحثیں پیش کی گئیں۔

ذیل میں ہم چند اہم مسائل ومباحث کا تجزیہ کرتے ہوئے اس امر کا جائزہ پیش کریں گے کہ مجمع کا اسلوب کاراور منہج اجتہاد کیا رہا علاوہ ازیں مجمع نے ۱۵ خصوصی اجلاس بھی منعقد کیے۔

ا۔ اطفال الانابيب(Test Tube Baby):

مجمع نے اپنے تیسرے اجلاس ۸-۱۳ صفر ۱۴۰۷ ھ بمطابق ۱۱-۶، اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام عمان (اردن) میں التلقيح الاصطناعی و اطفال لانابيب)(مصنوعی بارآوری اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی) کے مسئلے پر غور کیا (۱۳) اگرچہ مذکورہ مسئلہ پر مجمع نے اپنے دوسرے اجلاس ۲۲-۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ ء بمقام جدہ (سعودی عرب) میں فقہا اور ڈاکٹروں نے بھی غور وخوض کیا۔ تاہم خاطر خواہ طبی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اگلے اجلاس تک ملتوی کر دیا۔ چنانچہ اگلے اجلاس میں اس مسئلہ پر دوبارہ غور خوض کیا گیا اور اس اہم عصری مسئلہ کو تین مراحل سے طے کیا گیا۔

ا۔البحوث المقدمہ: اس پر جن علما ومتخصصین نے مقالات پیش کئے ان کے موضوعات یہ ہیں

- طرق الا نجاب فی الطب الحديث و حكمها الشرعی (طب جدید میں افزائش نسل کے طریقے اوران کا شرعی حکم) (۶) لفضيلة الدكتور بكر بن عبدالله ابو زيد

مذکورہ مقالہ میں فاضل محقق نے نیز ۲۳ فقہی وطبی کتب کے حوالے دیئے ہیں اور فتاویٰ درج کیئے ہیں جن میں مذکورہ عنوان پر بحث کی گئی ہے۔

- القضايا الا خلاقية الناحمة عن التحكم فی تقنيا ت الا نجاب (التلقيح الاصطنا عی) (مصنوعی بارآوری کے اخلاقی پہلواوران کے احکامات) لسعادۃ الدکتور محمد علی البار (۷)

۲۔قرارداد:

طبی ماہرین کی تشریحات اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ تولیدی جراثیم کے ملاپ کے سات

مصنوعی طریقے مروج ہیں اس سلسلے میں مجمع نے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں۔

اولاً: مندرجہ ذیل پانچ طریقے شرعی طور پر ممنوع اور حرام ہیں کیونکہ ان میں اختلاط نسب، ممتا کی محرومی اور دیگر بہت سے شرعی مفاسد پنہاں ہیں

۱۔ خاوند کے نطفہ اور کسی اجنبی عورت کے انثوی خلیہ (بیضہ) کا ملاپ کیا جائے اور پھر بیوی کے رحم میں اس کی پیوندکاری کی جائے۔

۲۔ اجنبی مرد کے نطفہ اور بیوی کے انثوی خلیوں کا ملاپ کیا جائے اور پھر بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔

۳۔ میاں بیوی کے جنسی خلیوں کا ملاپ خارج میں کر کے کسی ایسی عورت کے رحم میں رکھا جائے جو ایسے حمل پر راضی ہو۔

۴۔ دو میاں بیوی کے جنسی خلیے لیے جائیں اور باہر ملاپ کے بعد اپنی کسی دوسری بیوی کے رحم پیوند کیا جائے۔

ثانیاً: ذیل کی صورتوں کو ضرورت کے وقت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ جملہ احتیاط اور لوازمات کا خیال رکھا جائے۔

۶۔ خاوند کا نطفہ اور بیوی کا انثوی بیضہ (خلیہ) لے کر خارج میں ملاپ کرایا جائے پھر اپنی ہی بیوی کے رحم میں پیوند کر دیا جائے۔

۷۔ خاوند کے تولیدی جراثیم لے کر انجیکشن یا داخلی اپریشن کے ذریعے موضع حمل یا رحم تک پہنچاتے جائیں اور وہ وہیں پرورش پائیں۔ (۸)

۲۔ زندہ یا مردہ انسان کے اعضاء سے استفادہ یا انسانی اعضاء کی پیوندکاری:

مجمع الفقہ الاسلامی کے چوتھے اجلاس منعقدہ ۱۸۔ ۲۳ جمادی الاخر ۱۴۰۸ھ بمطابق ۶۔ ۱۱ فروری ۱۹۸۸ء بمقام جدہ (سعودی عرب) میں ممبران نے انتفاع الانسان باعضاء جسم انسان آخر حیا کان او میتاً اعضائے انسانی کی پیوندکاری نیز زندہ اور مردہ جسم سے استفادہ کے موضوع پر پیش کردہ فقہی وطبی تحقیقات کا جائزہ لیا اس موضوع کی تمام

جزئیات اور اقسام کا احاطہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور زیر غور آئے۔

اعضاء کی اقسام اور جزئیات:

اول: عضو سے مراد انسانی جسم کا کوئی جزء خواہ بافتے ہوں یا خلیئے، خون ہو یا آنکھ وغیرہ کسی دوسرے عضو سے متصل ہوں یا علیحدہ ہوں۔

دوم: دوسروں کے اعضاء سے فائدہ اٹھانے کا مقصد یہ ہے کہ ایسا استفادہ جس میں زندگی کا بچاؤ مقصود ہو یا جسم کے بنیادی کاموں میں سے کسی کام کی حفاظت مقصود ہو جیسے بینائی، گویائی وغیرہ۔

سوم: کسی بھی انسانی عضو سے فائدہ اٹھانے کی تین صورتیں ہیں:

ا کسی زندہ انسان سے عضو منتقل کرنا۔

ب کسی مردہ انسان سے عضو منتقل کرنا۔

ج جنین سے اعضاء منتقل کرنا۔

پہلی صورت کہ کسی زندہ انسان سے عضو منتقل کرنا اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں

اول: ایک انسانی جسم کے اعضا کو کسی دوسرے کے جسم میں منتقل کرنا جیسے جلد، ہڈیاں، اعصاب ،خون وغیرہ

دوم: ایک زندہ انسان کے جسم سے دوسرے انسان کے جسم میں کوئی عضو منتقل کرنا پھر اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس پر زندگی موقوف ہو اور ایک وہ جس پر زندگی موقوف نہ ہو۔ پھر جن پر زندگی موقوف ہے وہ ایک عضو بھی ہو سکتا ہے جیسے دل، جگر، وغیرہ دو بھی ہو سکتے ہیں جیسے گردے، پھیپھڑے وغیرہ اور جن پر زندگی موقوف نہیں وہ بھی یا تو جسم میں بنیادی کردار ادا کریں گے یا نہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جو فوراً نئے بن جاتے ہیں جیسے خون وغیرہ اور بعض نہیں ہوتے۔ بعض ایسے اعضا ہوئے ہیں جو نسب، وراثت اور شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جیسے خصیے، بیضہ دانی، نظام تولید وغیرہ اور بعض کا اثر نہیں ہوتا۔

دوسری صورت۔ مردہ جسم سے اعضاء کی منتقلی:

موت کی دو حالتیں ہیں۔ اول دماغی موت جس میں جسم معطل ہو جاتا ہے اور طبی طور پر اس

کومردہ قرار دیا جاسکتا ہے۔دوسرے دل اور سانس کا مکمل طور پر رک جانا کہ اس میں طبی طور پر دوبارہ بحال ناممکن ہو۔

تیسری صورت: جنین وغیرہ کی منتقلی: اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ وہ جنین جو اتفاقاً گر جائیں

۲۔ وہ جنین جو کسی طبی عارضی کی وجہ سے گر جائیں۔

۳۔ وہ جنین جو رحم سے باہر بنائے جائیں جیسے ٹیسٹ ٹیوب بی بی وغیرہ۔

مذکورہ بالا اقسام کی روشنی میں شرعی احکام:

۱۔ جسم کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں عضو منتقل کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس اپریشن سے نقصان کم فائدہ زیادہ ہوگا اور اس سے کوئی غیر موجود چیز وجود میں آئے گی یا اس کی بگڑی شکل سنور جائے گی یا وہ اپنا کام احسن طریقے سے کرنا شروع کردے گی۔ یا اس سے کوئی ایسا عیب درست ہو جائیگا جو اس کے لئے تکلیف کا باعث بنا ہوا ہے۔

۲۔ جسم کا کوئی حصہ بیماری کی وجہ سے کاٹ دیا گیا ہو تو کسی اور شخص کو اس کٹے ہوئے عضو سے کسی طرح فائدہ حاصل کرنا جائز ہے جیسے اگر بیماری کی وجہ سے آنکھ نکال دی گئی ہو تو اب دوسرے شخص کے لیے آنکھ کے دیگر اعضا پٹھے، رگیں وغیرہ سے استفادہ کرنا جائز ہے۔

۳۔ کسی ایسے عضو کو منتقل کرنا حرام ہے جس پر زندگی کا دارومدار ہو جیسے ایک زندہ انسان کے جسم سے دل نکال کر دوسرے انسان کے جسم میں لگانا۔

۴۔ ایک انسان کے جسم سے دوسرے انسان کے جسم میں ایسا عضو منتقل کرنا بھی جائز ہے جو بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے جیسے خون، جلد وغیرہ لیکن اس میں شرعی شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۵۔ زندہ انسان سے کسی ایسے عضو کا منتقل کرنا حرام ہے جس کے منتقل کرنے سے اس کا اصل کام ہی فوت ہو جائے اگرچہ انسان زندہ رہے جیسے دونوں آنکھوں کا منتقل کرنا لیکن اگر عضو کا اصل کام فوت نہ ہو لیکن جزوی نقصان ہو تو یہ محل کلام ہے۔

۶۔ کسی مردہ سے عضو منتقل کر کے ایسے زندہ کو لگانا جائز ہے جس پر اس کی زندگی موقوف ہو یا

س عضو کے مکمل کام کا اس پر دارومدار ہو لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ میت موت سے پہلے اس کی اجازت دے یا اس کے ورثاء موت کے بعد اجازت دیں اور اگر متوفی لاوارث ہو تو حاکم وقت اس کی اجازت دے۔

۷۔ مذکورہ بالا وہ تمام صورتیں جن میں اعضاء کی منتقلی کا جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے اس شرط سے مشروط ہیں کہ اعضاء کی یہ منتقلی خرید وفروخت کے ذریعے نہ کی گئی ہو کیونکہ ان کی خرید وفروخت جائز نہیں باقی جس کو اعضاء کی ضرورت ہو اور وہ ان کو حاصل کرنے کے لیے یا زرمبادلہ کے لیے یا عضو کی تکریم کے لیے مال خرچ کرے تو اس کا حکم محل اجتہاد ہے۔

۸۔ مذکورہ بالا صورتیں کے علاوہ وہ تمام صورتیں جو اس موضوع سے ہے متعلق ہیں وہ سب محل نظر میں اور ان سب پر گہرے مطالعہ اور غور وخوض کی ضرورت ہے۔ (۹)

۳۔ تنظیم النسل (Family Planing):

مجمع الفقہ الاسلامی کے پانچویں اجلاس منعقدہ ۱-۶ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۰-۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء بمقام کویت میں ممبران اور ماہرین نے نسل بندی کے موضوع پر پیش کردہ فقہی اور طبی بحث وآراء پر غور کیا گیا۔

ممبران نے اپنی تحقیق سے ثابت کیا کہ شریعت اسلامیہ میں نکاح کا واحد مقصد نسل کو بڑھنا ،نوع انسانیت کی حفاظت کرنا ہے اور اس مقصد کو ختم کرنا درست نہیں اس لئے اس کا ضیاع شرعی نصوص اور اس کی توجہات کے مخالف ہے بنا بریں مجمع نے یہ قرار دادیں منظور کیں۔

۱۔ کوئی ایسا عام قانون نافذ کرنا درست نہیں جس میں نسل کے بڑھانے میں حد بندی کی گئی ہو۔

۲۔ عورت یا مرد کی نسل بندی کرنا حرام ہے جس کو عرف عام میں بانجھ پن یا منصوبہ بندی کہتے ہیں ،جب تک شرعی تقاضوں کے مطابق اس کی ضرورت نہ ہو۔

۳۔ بچوں میں وقفہ بڑھانے کے لیے منصوبہ بندی کرنا یا کسی خاص مدت تک حمل کو روکنا درست ہے جب کہ اس کوئی شرعی ضرورت ہو اور میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ہو نیز اس کے لیے جائز وسیلہ استعمال کیا گیا ہو۔ اور اس کے ستعمال سے حمل پر کوئی زد نہ پڑتی ہو۔ (۱۰)

۴۔ اجوبة استفسارات المعهد العالمی للفکر الاسلامی بواشنطن۔

(فکر اسلامی کے عالمی ادارہ کی طرف سے استفسارات کے جوابات)

مجمع الفقہ الاسلامی کی خدمات کا ایک پہلو عالمی فکری اداروں، مالیاتی اداروں اور بینکوں کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات پر غور وخوض کرنا اوران پر شرعی، فقہی اور فنی لحاظ سے رہنمائی مہیا کرنا اور جوابات دینا ہے۔ چنانچہ مجمع نے اپنے تیسرے اجلاس منعقدہ عمان (اردن) میں ۸۔ ۱۳ صفر ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۱-۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں غور خوض کے بعد ان کا جواب دیا۔

ذیل میں ہم فکر اسلامی کے عالمی ادارہ (واشنگٹن) کے بعض سوالات کے جوابات کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف مجمع کی شرعی وفقہی رہنمائی اور عصرِ حاضر کے تناظر میں اس کے کردار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہاں دوسری طرف یہ اندازہ کرنا بھی مشکل نہیں کہ تہذیبی تعامل کے نتیجے میں مغربی معاشرے میں مسلمانوں کے کیسے کیسے پیچیدہ مسائل جنم لے رہیں اور ان کی بروقت رہنمائی وقت کی ضرورت ہے جس کی طرف سے مجمع الفقہ الاسلامی قطعاً غافل نہیں ہے۔

ا۔ الاستفسارات المقدمہ من المعهد العالمی للفکر الاسلامی بواشنطن

استفسارات ڈاکٹر طہ جابر العلوانی مدیر سیمینارز ومطالعات نیز رکن المجمع الفقہ (جدہ) نے مغربی اور امریکی معاشرے کے پس منظر کے ساتھ پیش کیے۔

۲۸ مختلف استفسارات میں سے بعض اہم استفسارات کا اسلوب پیش کیا جاتا ہے۔ ان استفسارات کے جواب کے لیے اسلوب یہ اختیار کیا گیا کہ سات منتخب ممبران تک یہ استفسارات پہلے ارسال کر دیئے گئے۔ اور پھر ممبران نے ان کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں لکھ کر مجمع کو بھیج دیئے۔ مجمع نے اپنے تیسرے اجلاس میں ان پر غور وخوض کے لیے پیش کیا۔

علما وفقہا و ماہرین نے بھرپور استدلال کے ساتھ ان سوالات کے جوابات مجمع کو ارسال کیئے۔ بعض ممبران نے جوابات مختصر امگر مدلل تحریر کیے اور بعض نے اپنے جوابات کو قرآن وسنت، کتب فقہ اور جدید آراء سے مزین کیا۔

اہل کتاب کے ذبیحہ کے جواب میں فضلہ القاضی الشیخ تقی عثمانی سے اپنے دلائل میں موجودہ اہل کتاب کے ذبیحہ کو محل نظر قرار دیا ہے۔(۱۱)

المناقشہ:

زیر بحث سوالات کے جوابات اور ممبران کے درمیانی سوال و جواب اور بحث ہوئی جن میں جوابات تحریر کرنے والے ممبران کے علاوہ دیگر ممبران اور ماہرین بھی حصہ لیا۔

اس بحث میں صدر مجلس کے علاوہ الشیخ طہ جابر علوانی، الشیخ سالم بن عبداللہ ودالودود، الشیخ عبداللہ عبادی، الشیخ محمد عبدہ عمر، الشیخ خلیل المسیس، الشیخ وھبہ الزحیلی، الشیخ مصطفیٰ الزرقاء، الشیخ رجب التمیمی نے بحث میں حصہ لیا اور متفقہ طور پر قرارداد منظور کی۔ ان سوالات میں سے وہ جوابات جن پر مجمع نے اتفاق کیا اور تصدیق کی ان میں سے چند ایک کے جوابات نذر قارئین ہیں۔

سوالنمبر 3: مسلمان عورت کا کسی غیر مسلم مرد کے ساتھ شادی کرنے کا کیا حکم ہے جس کے اسلام لانے کی امید ہو کیونکہ اکثر مسلمان خواتین کا کہنا یہ ہے کہ انہیں مسلمانوں میں سے جوڑ کے رشتے نہیں ملتے اور انہیں معاشی یا صنفی مسائل کا سامنا ہے۔

جواب: مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد کے ساتھ نکاح کتاب وسنت اور اجماع کی رو سے حرام ہے اگر ایسا کوئی نکاح ہوا تو بھی باطل ہے۔ اور اس پر شرعی نکاح کے احکام مرتب نہیں ہوتے۔ نیز اس نکاح سے پیدا ہونے ولی اولاد شرعی اولاد نہ ہوگی۔ باقی کسی کے اسلام لانے کی امید سے احکام میں تبدیلی واقع نہ ہوں گی۔

سوالنمبر 5: ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپ کے اکثر ممالک میں قبرستانوں کے لیے جگہ مخصوص ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ کہیں اور دفن کرنے کی اجازت نہیں ہوتی دوسری طرف مسلمانوں کے لیے قبرستان نہیں ہوئے ایسی صورت میں غیر مسلموں کے قبرستان میں مسلمانوں کو دفن کرنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: غیر اسلامی ممالک میں ضرورت کی وجہ سے مسلمان مردہ کو دفن کیا جاسکتا ہے۔

سوالنمبر 8: بعض خواتین یا نوجوان لڑکیاں ملازمت یا پڑھائی کی وجہ سے تنہا یا غیر مسلم عورتوں کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوتی ہیں ایسے رہنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: کسی مسلمان عورت کے لئے اجنبی شہر میں تنہا رہنا شرعاً جائز نہیں۔

سوالنمبر 9: اکثر مسلمان طلباء کو اپنے تدریسی یا گھریلو اخراجات برداشت کرنے ے لیے اضافی کام کرنا پڑتا ہے جس کے لیے ان کو ایسے ہوٹلوں میں کام ملتا ہے۔ جو شراب بیچتے ہیں یا کھانے میں خنزیر کا گوشت ہوتا ہے نیز کسی مسلمان کا شراب اور خنزیر بیچنا کیا ہے یا شراب بنا کر کسی غیر مسلم کو بیچنا کیسا ہے۔

جواب: اگر کسی مسلمان کو شرعاً حلال کام نہ ملے تو کافروں کے ہوٹلوں پر کام کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اپنے ہاتھ سے شراب پیش نہ کرئے، نہ ہی بنائے اور اسکی تجارت کرے۔ یہی حکم خنزیر کے گوشت بنانے اور پیش کرنے کا ہے۔

سوالنمبر 19: نماز پنجگانہ، جمعہ وعیدین کی ادائیگی کے لیے گرجا گھروں کو اجرت پر لینا کیسا ہے۔ جب کہ ان میں بت وغیرہ ہوں کیونکہ عیسائیوں سے اجرت پر لینے کے لیے سستی ترین جگہ یہی ہوتی ہے۔

جواب: ضرورت کے وقت گرجا گھروں کو اجرت پر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ نماز کی ادائیگی کے وقت بتوں کی طرف رخ کرنے سے گریز کیا جائے گا۔ اگر وہ قبلہ رو ہوں تو درمیان میں کوئی رکاوٹ کھڑی کر لی جائے۔

سوالنمبر 18: ایسی جگہوں پر جہاں مسلمان عورتیں پڑھتی یا کام کرتی ہیں اور ان کو اجنبی مردوں سے مصافحہ کرنا پڑتا ہو۔ اگر وہ مصافحہ نہ کریں تو نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہی صورت حال بعض دفعہ مردوں کو بھی پیش آتی ہے۔ ان کو عورتوں سے مصافحہ کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ ان کو نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی صورت میں مصافحہ کیا حکم ہے؟

جواب: کسی مرد کا اجنبی بالغ عورت سے مصافحہ کرنا شرعاً ممنوع ہے اور یہی حکم برعکس بھی ہے۔

سوالنمبر 20: اہل کتاب کے ذبیحوں کے کھانے کا کیا حکم ہے جب کہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر تسمیہ پڑھا گیا ہے یا کہ نہیں؟

جواب: اہل کتاب کے ذبائح شرعاً جائز ہیں بشرطیکہ صحیح شرعی طریقے کے مطابق ہوں اگرچہ ان کا نام نہ لیا گیا ہو۔ (۱۲)

منہج اجتہاد پر عمومی نظر:

پروفیسر ڈاکٹر طاہر منصوری نے اپنے وقیع مقالہ، فقہ کی تشکیل جدید میں اجتماعی اجتہاد کا کردار، میں مجمع الفقہ الاسلامی کے منہج اجتہاد اور اہم فقہی آراء پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ یہاں ہم مذکورہ مقالہ سے مجمع کے منہج اجتہاد کے چند عمومی اصول نقل کرتے ہیں۔

۱۔ فقہی ورثے کا احترام:

مجمع الفقہ الاسلامی اپنی فقہی آراء اور اپنے فتاویٰ میں بنیادی طور پر قدیم فقہی ورثہ پر انحصار کرتا ہے۔ کسی نئے مسئلہ اور معاملہ کا حل سب سے پہلے قدیم فقہی کتب میں تلاش کیا جاتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں مجمع میں پیش کیئے جانے والے مقالات اور مباحث بیشتر قدیم فقہی آراء پرمبنی ہیں۔ اس طرح مجمع کا اجتہاد قدیم فقہی ورثہ کا پابند اجتہاد ہے۔ اس کی جھلک جدید مالیاتی وتجارتی معاملات، بینکاری اور انشورنس سے متعلق فتاوی میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۔ غیر مسلکی اجتہاد:

مجمع الفقہ الاسلامی کا اجتہاد گوفقہی روایات کے احترام اور پابندی کا پہلو لئے ہوئے ہے تا ہم وہ کسی مخصوص فقہی مسلک کے تابع اور زیر اثر نہیں۔ مجمع کا اختیار کردہ منہج اجتہاد غیر مسلکی اجتہاد ہے۔ اسے وسیع المسلکی اجتہاد بھی کیا جاسکتا ہے۔ مجمع تمام فقہی مسالک کو ایک فقہی وحدت تصور کرتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ایک مخصوص مسئلہ پر حنفی نقطہ نظر اختیار کیا جائے اور دوسرے مسئلہ پر شافعی مسلک کے مطابق فیصلہ دیا جائے۔

۳۔ فقہی ورثے سے مناسب انتخاب:

مجمع کے منہج اجتہاد کی ایک اور خصوصیت قدیم ورثے سے اپنی ضرورت کے مطابق انتخاب ہے۔ اس منہج اجتہاد کوڈاکٹر یوسف القرضاوی نے الاجتہاد الانتقائی ،یعنی ترجیح وانتخاب کا منہج قرار دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وسیع وعریض فقہی سرمائے سے عہد حاضر کی ضرورت کے مطابق کچھ آراء منتخب کی جائیں اور ان کے مطابق فتویٰ دیا جائے

۴۔ حلال وحرام میں احتیاط پسندی:

مجمع الفقہ الاسلامی کے منہج اجتہاد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ایسے معاملات جس میں حلال وحرام کا یکساں احتمال وشائبہ ہو وہاں احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور وہ نقطہ نظر اختیار کیا جاتا ہے جو شبہ سے پاک ہو۔

۵۔ اباحتِ اصلیہ کے اصول کا استعمال:

وہ امور جن میں حرمت کا شائبہ نہ ہو۔ ان کے بارے میں مجمع الفقہ الاسلامی اباحت اصلیہ کے اصول پر فیصلہ کرتا ہے۔ اباحت اصلیہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس چیز کو صراحتاً کسی شرعی نص نے حرام قرار نہ دیا ہوا سے جائز تصور کیا جائے اس کی بنیاد فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ الاصل فی اشیاء الا باحۃ ،یعنی اشیاء کی اصل حالت ان کا جائز ومباح ہونا ہے۔ مجمع نے جدید مالی معاملات میں اپنے فتاویٰ اور آراء میں اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ (۱۴)

تجاویز اور سفارشات:

مجمع الفقہ الاسلامی کے تفصیل جائزہ کے بعد چند تجاویز پیش خدمت ہیں:

۱۔ اگرچہ مجمع میں تمام قابل ذکر اسلامی ممالک کی نمائندگی موجود ہے اور مسلم اکثریتی علاقوں یا تنظیموں کی نمائندگی بھی ہے تاہم اس نمائندگی کو مزید موثر بنایا جاسکتا ہے اور سطی ایشیاء کی ریاستوں اور اقلیتی علاقوں سے بھی مزید نمائندگی لی جاسکتی ہے۔

۲۔ بالعموم مجمع کے منتخب ارکان اپنے اپنے ملک میں علمی وفقہی اداروں یا افراد سے باہم مشاورت اور تبادلہ خیال نہیں کرتے۔ اجتماعی اجتہاد کی موثر صورت اسی وقت سامنے آتی ہے جب ہر رکن اپنے ملک کا حقیقی نمائندہ ہو اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب وہ اپنے ملک کے علماء، فقہا، اور ماہرین سے مشاورت اور تبادلہ خیال کر کے اپنا مئوقف اور رائے پیش کرے۔

۳۔ مجمع کے مجلات، سفارشات وقرارات اسلامی ممالک کے اہم علمی وفقہی اور تحقیقی اداروں تک نہیں پہنچ پاتی۔ اگر مجمع کی سرگرمیوں سے فقہی اکیڈمیاں اور مجالس باخبر ہو تو مجمع کی راہنمائی موثر ہوسکتی ہے۔

۴۔ قریب قریب ہر ملک میں اجتماعی اجتہاد کے چھوٹے بڑے سرکاری یا غیر سرکاری ادارے قائم ہیں۔ اگر ان اداروں کے ذریعے اہم عصری فقہی مسائل مجمع تک پہنچ سکیں تو اس کے دائرے میں مزید وسعت پیدا ہو سکتی ہے۔

۵۔ اگر اسلامی تنظیم کانفرنس کے ہر رکن ممالک میں مجمع کا ذیلی ادارہ قائم کیا جائے اور اس میں اُس ملک کے علماء اور ماہرین کو نمائندگی دی جائے تو اجتماعی اجتہاد کا کردار مزید موثر ہو سکتا ہے۔

۶۔ مسلم اور دیگر تہذیبوں کی کشاکش کے نتیجے میں بہت سے مسائل جنم لے رہے ہیں بالخصوص 9/11 کے بعد حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں مسلمانوں کو جن مسائل کا سامنا ہے ان پر مجمع کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔

۷۔ مجمع کو اپنی جملہ سرگرمیوں کے لیے جدید مواصلاتی آلات سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ مجمع کی مکمل کاروائی اگر انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہو تو اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ نیز مجمع مختلف ممالک میں اپنے اراکین کی وقیع آراء انٹرنیٹ کے ذریعے معلوم کر سکتا ہے۔ اور اپنے اجلاس میں بھی ان ذرائع کو استعمال کر سکتا ہے۔

حرف آخر:

مجمع الفقہ الاسلامی اگرچہ پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل کی طرح ایک مشاورتی ادارہ ہے اس کے فیصلے یا سفارشات اسلامی حکومتوں کے لیے واجب العمل نہیں تاہم اسلامی ممالک اور ان کی عدالتیں مجمع کی آراء کو وزن اور وقعت دیتی ہیں۔ مختلف امور پر قانون سازی میں بھی ان سے راہنمائی لی جاتی ہے اس حیثیت سے مجمع الفقہ الاسلامی کی آراء دنیائے اسلام میں بتدریج اجماعی آراء کا درجہ اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ (۱۴) و ما توفیقی الا باللہ۔

حوالہ جات

۱۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: قرارت وتوصیات، مجمع الفقہ الاسلامی، المنبثق، منظمۃ المؤتمر الاسلامی الدورات ۱۔ ۱۴، القرارات ۱۔ ۳۴، ۱۹۸۵ء۔ ۲۰۰۳ء صفحات ۱۷۔ ۲۰

۲۔ قرارات وتوصیات، مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکور، صفحہ ۱۷۔ ۲۰۔

۳۔ قرارات وتوصیات، مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکور، صفحہ ۲۲۔ ۲۸

۴۔ قرارات وتوصیات، مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکور، صفحہ ۲۹۔ ۳۸

۵۔ قرارات وتوصیات، مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکور، صفحہ ۵۱۔ ۵۲

۶۔ تفصیلی بحث ملاحظہ کیجئے: طرق الانجاب فی الطب الحدیث وحکمھا الشرعی لفضیلۃ الدکتور بکر بن عبداللہ ابوزید، مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکورہ، صفحات، ۴۲۹۔ ۴۵۸

۷۔ تفصیلی بحث دیکھئے: مصدر سابق، صفحات، ۴۶۱۔ ۴۶۸

۸۔ مناقشۃ کی مکمل روداد ملاحظہ ہو: مصدر سابق: صفحات ۴۷۱۔ ۵۱۱

۹۔ قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکور، صفحات ۷۴۔ ۷۵

۱۰۔ قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی ، حوالہ مذکور، صفحات ۱۰۶۔ ۱۰۹

۱۱۔ قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی، حوالہ مذکور، صفحات ۱۰۳۔ ۱۰۴

۱۲۔ قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی ، حوالہ مذکور، صفحات ۸۵۔ ۹۶

۱۳۔ قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی ، حوالہ مذکور، صفحات ۸۵۔ ۹۶

۱۴۔ ڈاکٹر طاہر منصوری بعنوان فقہ کی تشکیل جدید میں اجتماعی اجتہاد کا کردار، عصر حاضر میں اجتہاد اور قابل عمل صورتیں ''مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کی اجتہادی کاوشوں کا جائزہ'' شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور ۲۰۰۴ء ص، ۸۶۔ ۹۰

۱۵۔ مصدر سابق، ص ۹۵

☆☆☆☆☆☆☆☆